یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

اہلحدیث

امرتسر ۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۲ ہجری نبویہ مطابق ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

غرض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے عـہ

والیان ریاست سے شـہ

روسا اور جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے عـہ

قیمت ہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بہ ٹکٹ آنے پر

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی
اشتہاروں کی بابت بذریعہ خط و کتابت معاملہ فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت
و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیے ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے

معذرت

خاکسار حسب پروگرام ۲۲ اکتوبر سفر کو چلا گیا تھا۔
چنانچہ اسی پرچہ میں ناظرین سفرنامہ ملاحظہ فرما لینگے۔
۵ نومبر کو آیا تھا کہ سیالکوٹ سے آدمی آیا کہ وہاں
سخت ضرورت ہے آریوں نے مسلمانوں کو چیلنج پر چیلنج
دے رکھے ہیں پس جیسا آیا تھا ویسا ادھر چلا گیا۔ اسلئے
اخبار ہفتہ گذشتہ کا تیار نہ ہو سکا لہذا اس ہفتہ
دونوں ہفتوں کا ایک ساتھ حاضر ہوتا ہے۔

العذر عند کرام الناس مقبول

ابوالوفاء

انسانی فرض

خالق مصنوعات و صانع موجودات جسکے وجود پر تمام مخلوقات
اور اُسکے تغیرات دلائل قویہ ہین جسکا انکار عقل سلیم پر گران اور
اُسپر ایمان و اذعان فرض انسان ہے اپنے کلام ہدایت نظام
قرآن مجید مین انسان کو ارشاد فرماتا ہے کہ اے آدمیو ہم نے تمہاری
پیدائش کا سلسلہ مرد و عورت سے قایم کیا ہے تمہارے
گوت اور خاندان نشان کے لئے بنائے ہین - معلوم ہوا کہ
پیدائش کے طریق و سلسلہ مین سب برابر و مساوی ہین
کسی کو کسی پر بڑائی اور فضیلت نہین ہے - اب یہ بات کہ فلان
آدمی فلان خاندان و قوم کا ہے اور فلان شخص اور خاندان
کا اُسپر کسی کو فخر کرنے کا موقع محل ہے یا نہ - واضح ہے
کہ اقوام و خاندان وغیرہ خالق انس و جان نے انسانی فخر
کے لئے معین و مقرر نہین کئے بلکہ باہم نشان و علم کے
لئے بنائے ہین - جسپر انسان اپنی نادانی بلکہ بوجہ جہل مرکب فخر
کرتا ہے اور خالق حقیقی نے اُسکی علت غائی جو ارشاد فرمائی
اُسکا خلاف تصور کرتا ہے - اور اُسکے متصل یہی ارشاد
فرمایا کہ تم مین بڑا اور سر برآوردہ وہی ہے جو اپنی انسانی
شرافت کی رعایت و حفاظت کرے اور اُسکا طریق اسی ارشاد
مین **تقویٰ** کو متضمن اور مندرج فرمایا - یعنے اللہ عز و جل
کے احکام کی پابندی - اور احکام دو نوع ہین ایک منہیات
کہ اُن سے بچنا اور پرہیز کرنا خداوندی حکم ہے - دوسرے
اوامر کہ اُنپر عمل کرنا و ایمان لانا ضروری اور بحکم ایزدی
انسانی فرض ہے - قابل غور و فکر یہ امر ہے کہ افراد
انسان کے لئے مالک و خالق نے جو امر قابل فخر و لیاقت منظر
بنایا ہے اُسکا انتظام و اہتمام کس حد تک ظہور پا رہا ہے اور کیا
کیا بدنظمیان اس فرض انسانی مین ہو رہی ہین - بعد تفتیش و تحقیق
یہی معلوم ہوتا ہے کہ امر ضروری جو کہ انسانی فرض ہے خواہش
نفسانی اور القائے شیطانی سے مبدل ہے اور بہتری

و بہتری کے لئے انسانی افراد مین ٹھکانا و محل بہت کم ہے
پھر فخر و تفاخر کسی امر خارجی و عارضی پر انسان کو کیا فائدہ
پہونچا سکتا ہے - اہل اسلام چونکہ قانون رحمانی کے پابندی اور کار
بندی کے معترف و مقر ہین مگر در اصل کاربند بہت کم ہین -
اسلئے ہر قسم کی ابتری و تباہی جو اس قوم مین پائی جاتی ہے زمانہ
کی گردش نے جو اس قوم کو ضرر پہونچایا اور مخالفین و معاندین
کی روش نے جو اس گروہ پر اثر بد ڈالا وہ ظاہر ہے انسانی
فرض کے ادا کرنے کا بیڑہ اسی قوم نے اُٹھایا مگر عدو مبین
شیطان لعین طرح طرح کے حملہ کر کے اُنکو اپنے مقاصد مین ناکامی
کا نتیجہ دکھاتا ہے - اب اہل اسلام مین یہ مرض پیدا ہوکر
اور القائے شیطان کا یہ اثر ہویدا ہوگیا - کہ احکام ربانی اور
قانون یزدانی کو اپنی اپنی رائے کے موافق ترمیم کرنے لگے اور
ہر حکم کی نسبت عقل انسانی کی موافقت کا مطالبہ کرنے لگے اُسکا
نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک نے اپنی اپنی رائے کے موافق زور لگا کر
اور طرح طرح کے معانی بیان کئے جس سے تعلیم ایزدی
مین تبدل و تغیر پیدا کر کے اسکی علت غائی کی محو تک نوبت پہونچائی
اس سے مراد ہماری یہ نہین کہ قرآن مجید کے یا حدیث پیغمبر خدا کے
جامع البیان ہونے سے ہمکو انکار ہے بلکہ بجائے استنباط و ایجاد
پر افسوس ہے کہ خود تراشیدہ باتین خلاف منشاء خداوندی
ظہور مین آتی ہین اور جو امر اپنی سمجھ اور عقل محدود مین نہین
آتا اُسپر تردید کیلئے آمادہ ہوتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ بہت امور
دنیاوی جسمین شب و روز منہمک و سرگردان ایسے ظہور پا رہے
ہین کہ اُنکی حقیقت سے محض ناواقف ہین پھر دینی امور مین
اس قسم کے چون و چرا کی ضرورت کیون نہین سمجھی جاتی
چونکہ آفات مذکورہ اہل اسلام پر پورا اثر ڈال رہی ہین اور
اُن کے دفعیہ کے لئے علمائے حقانی اور فضلائے ربانی
سعی بھی کر رہی ہین مگر وجوہ مذکورہ پیش آتی رہتی ہین پس لازم
ہوا کہ اُس جماعت مین سے بھی کوئی کامیاب اور اُنکی سعی سے
دیگر اشخاص فیضیاب ہون اور کوئی اُن صدمات و آفات

ahmadimuslim.de

سنہ ۱۹۰۷ء کو رتن پور منصفی بلاری ضلع مراد آباد مین ڈگری اہلحدیث کے بمقابلہ مقلدین کی ہوئی۔ اس سے پہلے تارس غازی پور بھیر ٹھہ علیگڑھ۔ آرہ وغیرہ مین ڈگریات اہل حدیث کی ہو چکی ہین نہین معلوم کس بہروسہ پر اہل حدیث کو دق کرتے ہین اور خود ہوتے ہین۔ خدا رحم کرے۔ اب بفضلہ و عونہ اہل حدیث جامع مسجد سہسوان مین بلا تعرض و مزاحمت نماز پڑھتے ہین۔

(سید ابن حسن از سہسوان)

اڈیٹر: خدا مسلمانون کو سمجھ دے کہ وہ اپنی حالت کو سنوارین۔

قادیانی کرشن جی سیالکوٹ مین!

ہمارے ناظرین حیران ہونگے کہ آجتک ہم قادیانی مسیح تو سنتے رہے ہین مگر قادیانی کرشن جی نہین سنا یہ کون صاحب ہین۔ تو ان حضرات کو واضح ہو کہ یہ وہی حضرت قادیانی مسیح ہین جو بقول استاد۔ ؎

قیامت کے فتنہ ہو غضب کے دلربا تم ہو
خدا جانے پری ہو حور ہو انسان ہو کیا تم ہو

ہر رنگ مین بستے ہین آپ کا نزول اجلال سیالکوٹ مین ۲۷ اکتوبر بوقت ۶ بجے شام کے ہوا۔ چونکہ انکی تشریف آوری سے پہلے چند روز علمائے کرام نے آپکی تشریف آوری کی خبر عوام کے کانون تک پہنچائی ہوئی تھی۔ گروہ نواح سیالکوٹ کے مولوی صاحبان اپنا فرض منصبی پورا کرنے کو چند روز پہلے ہی سے رونق افروز تھے اور خوب زور و شور سے انکی آؤبھگت مناسب الفاظ مین کر رہے تھے۔ آپ کی نبوت کے بازارون اور گلیون مین مشتہر ہو رہے تھے اسلئے عوام آپ کی زیارت کیلئے ہمہ تن چشم بینا بن رہے تھے اور چشم براہ تھے کہ ناگاہ گاڑی قریب اسٹیشن سیالکوٹ کے پہنچی۔ پہر تو کیا تھا۔ ع

انگلیاں سر دہ اٹہاتی ہین کہ وہ آتے ہین

دیکھتے ہی ایک لعنت کا نعرہ بلند ہوا۔ تمام ریلوے اسٹیشن اور باہر کا میدان جس مین قریباً دو اڑہائی ہزار آدمی ہونگے پُر تہا جدہر کو حضور کی گاڑی جاتی تہی لعنت کے چیخ اور نعرے بلند ہوتے تہے مٹی اور دہوڑ اڑائی جاتی تہی۔ خیر بصد مشکل آپ فرودگاہ تک تشریف لے گئے مگر عوام کا شوق زیارت اور ولولہ دیدار بے انوار کہان پورا ہو۔ بچارے دیوانہ وار خاک دہول اڑاتے ہوئے اُسروز تو اپنے اپنے گہرون کو شعر مندرجہ ذیل پڑہتے ہوئے ناکام واپس گئے۔ ؎

اگر ملئے تو زحمت ہے نہ ملئے تو شکایت ہے
غرض نازک مزاجون سے محبت ایک آفت ہے

اسی واقعہ کو مرزا جی کے لیکچر کے سرورق کے صفحہ ۲ پر یون لکہا گیا ہے کہ قریباً پینتیس چالیس ہزار ہندو مسلمان ہمارے استقبال کو آئے تہے اور بہت سے لوگون نے اس خوشی مین روشنی کی تہی۔ حالانکہ تمام شہر سیالکوٹ کی مردم شماری قریباً چالیس ہزار کے ہے جن مین ہندو مسلمان۔ چوہڑے۔ چمار۔ زن و مرد بوڑہے جوان بالغ نابالغ سب شامل ہین۔ روشنی یہ تو عالم تہا کہ زیارت کنندگان کے طواف کرنے اور خاک اور دہول کے اڑانے سے ایک اندہیرے کی صورت پیدا ہو رہی تہی جس کسی کو جو ہاتھ آیا خوشی مین دے مارا۔ مٹی کا ڈہیلا ہو یا اُپلے کا ٹکڑا۔ کاش کہ اُسروز بادل ہی چمکا ہوتا تو ہم سمجھتے کہ مرزا جی کی خاطر آسمان پر روشنی ہوئی ہے جیسا کہ خود انکا خیال ہے۔ چنانچہ اربعین سنہ ۱۹۰۰ء کے اشتہارات مین لکہتے ہین کہ آج جو مین بیماری سے اُٹھکر باہر آیا ہون اور بادل چمک رہا ہے اور بارش بہی کسیقدر ہو رہی ہے یہ اُسی طرح سے ہے جو بادشاہون کے آنے پر سڑکون پر چھڑکاؤ کیا جاتا ہے اور آتشبازی چھوڑی جاتی ہے اسی طرح ہماری (خود بدولت کی) باہر تشریف آوری کی وجہ سے آسمان پر چھڑکاؤ ہوا اور آتشبازی چھوٹی ہے (حاضرین) سبحان اللہ جل جلالہٗ امام الزمان کی برکت ہے مگر شقی ازلی ایسے صریح معجزات دیکہکر بہی بد نصیب ہین۔ سچ ہے ؎

ahmadimuslim.de

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

خیر خدا خدا کر کے حضرت فرودگاہ تک پہونچے اور لیکچر لکہنے میں مشغول ہوئے ۲ر نومبر کی تاریخ لیکچر کے لئے تہی۔ لیکچر کیا تہا وہی معمولی عرب کے شاعروں کی طرح بطور تشبیب چند لفظوں میں اسلام کی تعریف آریوں سے دوچار ہو کر اپنی تعریف میں ایسا ہوں ویسا ہوں میں وہ ہوں۔

ہاں ایک بات نئی بہی اس لیکچر میں کہی گئی ہے جو اس سے پہلے نہیں کہی گئی تہی جسکا خود حضرت کو بہی اقرار ہے کہ آج سے پہلے یہ بات ظاہر نہیں کی تہی یعنے آپ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے تو مسیح موعود ہو کر آیا ہوں۔ مگر ہندوں اور آریوں کے لئے خدا نے مجہے کرشن جی بنا کر بہیجا ہے۔ یہ امر خود ظاہر نہیں کیا بلکہ الہام نے خود مجہے کئی دفعہ کہا ہے کہ ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکہی گئی ہے۔

اس دعوے کو سنکر صاحب مجسٹریٹ سیالکوٹ نے مسلمانوں سے کہا کہ اب تم جاؤ مرزا صاحب جانیں اور ہندو جانیں مگر مسلمانوں کو اپنے ایک پیدایشی مسلمان کی جدائی کہاں گوارا تہی جس حال میں کہ وہ بابو عبد الغفور نو آریہ کی جدائی کو ابہی تک نہیں بہولے تہے حالانکہ بابو مذکور ایک کمسن ۲۲-۲۴ سالہ عمر کا لڑکا اُنکے مقابلہ پر مرزا جی ایک عمر تجربہ کار مسن۔ پہر بہلا ایسے بزرگ کی جدائی مسلمانوں کو کہاں گوارا ہو سکتی تہی۔ چنانچہ اُن سے جہانتک ہو سکا اُنہوں نے مرزا صاحب کا ساتہہ دیا روانگی کے وقت بدستور ریلوے اسٹیشن تک جیسا استقبال کیا تہا اُس سے بڑہ کر استدبار کیا بلکہ ایک مزید بات یہ بہی ہوئی۔ جو سچ تو یہ ہے کہ مسلمانوں نے قادیانی کرشن جی کی راہ میں اپنے اسلامی اخلاق کو بہی بالائے طاق رکہہ دیا چلتی گاڑی کے وقت اسٹیشن سے ایک طرف پرہ باندہ کر کہڑے ہو گئے۔ اور مرزا صاحب کی مستورات کے سامنے جوش جنون میں ننگے ہو ہو کر ناچتے رہے۔ مگر اُنکا بیان ہے کہ اسکی وجہ بہی مرزا صاحب کی مستورات ہی ہوئی ہیں۔ جنہوں نے ریل گاڑی پر بیٹہ کر اپنی مبارک پاپوش (جوتی) پر تہوک کر مسلمانوں کو دکہائی۔ بس پہر تو کیا تہا اُن مجنونوں نے سمجہا کہ ہم پر کمال عنایت مبذول ہے۔ لیکن اسلامی غیرت ہمیں اس کہنے پر ہمیں مجبور کرتی ہے کہ گو مستورات مرزائیہ ہی نے پہلے چہیڑ کی ہو تاہم یہ حرکت اسلامی اخلاق سے بہت گری ہوئی ہے۔ بقیہ باقی حاشیہ پر دیکہو

اہل حدیث کا دعانامہ

اے اہل حدیث! خدا تجہکو اس نام نیک کے ساتہہ بازیب وزینت وقائم ودائم رکہے۔

تو سلامت رہے ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

عن ابن مسعود رضی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرء اسمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعی من سامع یعنے ابوداؤد و ترمذی میں عبد اللہ ابن مسعود سے مرفوعاً مروی ہے حضور پر نور محمد مصطفےٰ صلعم نے حدیث شریف کے پہنچانیوالے اور سنانے والے کیلئے دعا تر و تازگی دی ہے صاحب ترغیب و ترہیب مولینا الحافظ زکی الدین ابو محمد عبد العظیم منذری بل اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے کہا۔ فیکون التقدیر جملہ اللہ و زینہ یعنے اسکے یہ ہوئے کہ حدیث بیان کرنے والے کو خدا بازیب وزینت (خوش وخرم) رکہے۔

پس اے اہل حدیث یہہ سال کا اختتام اور سال کے اخیر میں ایک ہفتہ کا آرام۔ اور یہہ تازہ دمی اور سال کا آغاز۔ اس مبارک نام کے ساتہہ باترقی دو چند خدا کرے تجہکو اور تیرے ناظرین باتمکین کو ہزار ہزار مبارک۔

ahmadimuslim.de